سوال

(733)گناہوں کے نتائج خطرناک ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی نے مجھے تین بیٹیاں عطا کیں اوراس پر میں نے اللہ تعالی کا بہت شکرادا کیا اور پھر میں نے اللہ تعالی سے یہ دعا کی کہ اگر وہ مجھے بیٹا عطا فرمائے تو میں روزانہ نماز فجر مسجد میں ادا کیا کروں گا ۔ میں فرائض وسنت تمام نمازوں کوان کے اوقات ہی میں ادا کرتا ہوں سوائے فجر کے جسے میں بیدار ہونے پر گھر ہی میں ادا کرلیتا ہوں اوراسے مسجد میں ادا نہیں کرتا ۔ اللہ نے میری دعا کو قبول فرمالیا ،مجھے بیٹا عطا فرمایا میں نے اللہ تعالی کا بہت شکرادا کیا لیکن میں نماز فجر باقاعدہ مسجد میں ادا نہیں کرنے لگا ، نماز فجر کے علاوہ باقی تمام نمازیں بروقت ادا کرتا ہوں لیکن نماز فجر میں سات بجے کام کےلیے گھر سے نکلنے سے پہلے ادا کرتا ہوں امید ہے آپ میری رہنمائی فرمائیں گے کیا اس میں عہد شکنی کی وجہ سے میں گناہ گار تو نہیں ہونگا ؟ اب میرےلیے کیا واجب ہے ؟ کیااس وعدے کے وفاء نہ کرنے کی وجہ سے بچہ بیمار یا کسی دوسری تکلیف می بتلا ہوسکتا ہے ۔ براہ کرم راہنمائی فرمائیں ، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر سے نوازے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

فرض نماز کو مسلمانوں کے ساتھ مل کر باجماعت ادا کرنا اہم واجبات میں سے ہے اوراس کے پیچھے رہنا اور نماز کو گھر میں ادا کرنا اللہ سبحانہ وتعالی کی نافرمانی ہے اوران منافقوں کے ساتھ مشابہت ہے ،جن کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

إِنَّ الْمُنَـٰفِقِينَ يُخَـٰدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَـٰدِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَوٰةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ١٤٢ ... سورة النساء

’’منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) اللہ کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اورجب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہوکر صرف لوگوں کو دکھاتے ہین اوریاد الہی تو یونہی برائے نام سی کرتے ہیں ۔‘‘

اسی لیے اللہ تعالی نے ان کے بارے میں فرمایا ہے :

إِنَّ الْمُنَـٰفِقِينَ فِى الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ١٤٥ ... سورة النساء

’’کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تم ان کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے ۔‘‘

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا ہے :

«اِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، (صحیح البخاری، الاذان، باب فضل صلاۃ العشاء فی الجماعۃ، ح : 567 و صحیح مسلم، المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنہا۔۔۔الخ، ح : 651 واللفظ لہ)

''منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء کی نماز اور صبح کی نماز ہے اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان نمازوں کا کس قدر اجر و ثواب ہے تو یہ انہیں پڑھنے کے لیے ضرور آئیں خواہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

نماز پنجگانہ میں سے فجر کے باجماعت ادا کرنے کی زیادہ تاکید اور اہمیت آئی ہے ، لہذا آپ کے لیے یہ واجب ہے کہ دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ نماز فجر بھی باجماعت ادا کریں۔ نماز فجر کو تاخیر کے ساتھ اور گھر میں ادا کرنا جائز نہیں ہے ، اگر آپ ایسا کریں گے تو خدشہ ہے کہ آپ کا نفس، اہل و عیال اور مال اللہ کے غضب و عتاب کی زد میں نہ آ جائے کیونکہ گناہوں کے خطرات بہت عظیم اور ان کے انجام بہت خوفناک ہوتے ہیں۔ نماز باجماعت ادا کرنے سے پیچھے رہنا بد ترین گناہ اور منافقوں کی علامت ہے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

«مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ، إِلَّا مِنْ عُذْرٍ» (سنن ابن ماجہ، المساجد، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعۃ، ح : 793)

''جو شخص اذان سنے اور پھر مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی الا یہ کہ اسے کوئی عذر ہو۔''

حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ عذر سے کیا مراد ہے ؟ تو انہوں نے فرمایا کہ خوف یا مرض اور صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ ایک نابینا شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول ! میرے پاس کوئی معاون نہیں ہے ، جو مجھے مسجد میں لے جا سکے تو کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کروں ؟ آپ نے فرمایا :

«هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ ؟» ، فَقُلْتُ : نَعَمْ، فَقَالَ : فاجب)) (صحیح مسلم، المساجد، باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء، ح : 563)

''کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا : جی ہاں ، تو آپ نے فرمایا : پھر اس آواز پر لبیک کہو۔''

ایک روایت مین یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا :

«مَا أَجِدُ لَكَ مِنْ رُخْصَةٍ»

(سنن ابی داود، الصلاۃ، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ، ح : 552)

''میں تمہارے لیے رخصت نہیں پاتا۔''

آپ نے تو اللہ تعالی سے یہ عہد کیا تھا کہ اگر وہ آپ کو بیٹا عطا فرما دے تو آپ باقاعدگی سے نماز فجر مسجد میں باجماعت ادا کیا کریں گے۔ اللہ تعالی نے آپ کے اولاد نرینہ کے شوق کو پورا فرما دیا تو آپ بھی اللہ سے ڈریں، اس کے حق کے ادا کرنے میں جلدی کریں اور اس کے فضل و کرم پر اس کا شکر ادا کریں، اس سے آپ کو مزید خیر و بھلائی حاصل ہو گی جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴿٧﴾ ... سورة ابراهيم

''اور جب تمہارے پروردگار نے (تم کو) آگاہ کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔''

نیز ارشاد باری تعالی ہے:

فَاذكُرونى أَذكُركُم وَاشكُروا لى وَلا تَكفُرونِ ١٥٢ ... سورة البقرة

''تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں اور میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔''

نیز فرمایا:

اعملوا ءال داود شُكرًا وَقَليلٌ مِن عِبادِىَ الشَّكورُ ١٣ ... سورة سبا

''اے آل داود (میری نعمتوں کے) شکریہ میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں۔''

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اور تمام امت مسلمہ کو شکر گزاری اور کما حقہ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص555

محدث فتویٰ